مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کے معاملہ میں کیا حکومت مسلمانوں کو مطمئن کرنیکی ضرورت نہیں سمجھتی

اس وقت تک نہ صرف ایک معزز ایڈووکیٹ شیخ چراغ الدین صاحب کے زبانی اور تحریری بیان سے بلکہ مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کے حامیوں کی تحریرات سے بھی یہ بات بپایۂ ثبوت پہونچ چکی ہے۔ کہ مجسٹریٹ مذکور نے برسر عدالت بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انفڈل کا نہایت ناپاک اور دل آزار لفظ استعمال کیا۔ پھر یہ بھی بتایا جاچکا ہے۔ کہ جس فقرہ میں یہ لفظ استعمال کیا گیا۔ اس میں اب خواہ "احمق" کے لفظ کا اضافہ کیا جائے۔ یا اس کے استعمال کرنے کی وجہ "نوعیت جرم سمجھانے کے لئے" بتائی جائے۔ اس کی تلخی اور حرارت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور نہ اس طرح اس کے استعمال کا جواز ثابت ہوسکتا ہے۔ بلکہ وہ اب بھی مسلمانوں کے لئے ایسا ہی دل آزار اور رنجدہ ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا:۔

پھر اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں رہا۔ کہ مجسٹریٹ مذکور کی اس حرکت سے مسلمانوں کی سخت دل آزاری ہوئی ہے اور ان میں رنج والم کے جذبات پیدا ہوئے ہیں۔ جس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے کہ ایک طرف تو پنجاب کے تمام مقتدر اسلامی پریس نے متفقہ طور پر اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور متعدد بار اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اور دوسری طرف کئی ایک مقامات پر جلسے منعقد کرکے صدائے احتجاج بلند کی گئی:۔

یہ تو سب کچھ ہوا۔ مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ حکومت نے مسلمانوں کی اس چیخ وپکار پر کیا توجہ کی۔ اور ان کی بے چینی۔ اور اضطراب کو دور کرنے کے لئے کیا کارروائی کی ہے:۔

بدقسمتی سے پہلے ہی یہ عام احساس پایا جاتا ہے۔ کہ حکومت پبلک کے احساسات کا لحاظ رکھنے کی بجائے اپنے تنخواہ دار ملازموں کا زیادہ لحاظ کرتی ہے۔ اور مذکورہ بالا واقعہ اس کی تازہ مثال ہے اگر حکومت کے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے۔ کہ علاقہ بٹالہ کے مجسٹریٹ نے برسر عدالت وہ فقرہ استعمال نہیں کیا۔ جو اس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ تو پبلک کے اطمینان کے لئے وہ ثبوت پبلک کے سامنے رکھ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر یہ واقعہ ہے۔ کہ مجسٹریٹ نے وہ الفاظ استعمال کئے۔ اور باوجود احتجاج کرنے کے استعمال کئے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کے متعلق باز پرس نہ کی جائے۔ اور اس سے پبلک کو آگاہ نہ کیا جائے۔ اس سے حکومت کے وقار اور اعتماد کو نہ صرف کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ بلکہ اس میں بہت کچھ اضافہ ہوسکتا ہے۔ اور پبلک یہ دیکھ کر مطمئن ہوسکتی ہے۔ کہ اگر کوئی سرکاری افسر بھی کسی ناروا فعل کا مرتکب ہو۔ تو حکومت تقاضائے عدل و انصاف کے ماتحت اس کے متعلق مناسب کارروائی کرنا بھی اپنا فرض سمجھتی ہے:۔

لیکن نہایت ہی حیرت کا مقام ہے۔ کہ ایک نہایت رنجدہ اور دل آزار واقعہ کے متعلق بار بار حکومت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے مسلم پبلک کے قلوب جس قدر مجروح ہوئے ہیں۔ اسے پیش کیا جاتا ہے۔ اور دادخواہی کے لئے بار بار التجا کی جاتی ہے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ اور اس طرح یہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت اپنے ایک معمولی ملازم کے مقابلہ میں پبلک کے مجروح قلوب کو کچھ بھی وقعت دینے۔ اور اس کی چیخ وپکار کو سننے کے لئے تیار نہیں ہے:۔

مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کی نہایت دل آزار حرکت کے متعلق حکومت نے اس وقت تک جو خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے سوائے اس کے کیا سمجھا جائے۔ کہ ایک سرکاری ملازم کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تمام چیخ وپکار۔ اور مقتدر اسلامی پریس کی متفقہ صدائے احتجاج قابل شنوائی نہیں سمجھی گئی۔ اور اس بارے میں توجہ کرنا خلافِ وقار خیال کیا گیا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ کہ اس الم ناک حادثہ پر دو ڈیڑھ ماہ ہونے کو ہیں۔ اور اسے مختلف اطراف سے بار بار حکومت کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اور اس کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر صدائے برنخواست کا معاملہ ہے:۔

کاش حکومت اس طریق عمل کے مضرات سے آگاہ ہوکر اسے بدل دے اور پبلک کے دل میں اپنا اعتماد۔ اور وقار قائم رکھنے کے لئے اس کی تکالیف کے ازالہ کے لئے فوری توجہ مبذول کرنا اپنا فرض سمجھے:۔

قادیان ۱۲ر جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبارکہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد علی خانصاحب مرحوم افریقوی کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر بابو رشید احمد صاحب ولد میاں احمد دین صاحب سکنہ ہسولہ ضلع جہلم سے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

میاں مولا بخش صاحب سکنہ احمد آباد متصل قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔ ۱۰ر جنوری مولوی عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

اعلان تحقیقاتی کمیشن

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کارکن رکھنے کے لئے جو انتخاب ۱۱ر اکتوبر ۳۷ء کو ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل امیدواروں کو تحقیقاتی کمیشن نے سلسلہ عالیہ کے دفاتر کے لئے کارکن منتخب کیا ہے۔

(۱) خلیفہ صلاح الدین صاحب ولد حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم قادیان

(۲) محمد شریف صاحب ولد چودہری نبی بخش صاحب چک ۳۳ ایس۔ بی

(۳) عبدالقادر صاحب ولد ملک غلام حیدر صاحب تلونڈی

(۴) عبدالکریم صاحب ولد خواجہ عبدالواحد صاحب قادیان

(۵) اللہ بخش صاحب ولد حکیم مہر دین صاحب قادیان

(۶) عطاء اللہ صاحب ولد اللہ دتا صاحب قادیان

(۷) مقبول شاہ صاحب ولد دلاور خانصاحب اچینی پایان ضلع پشاور

(۸) مولوی محمد عبداللہ صاحب ولد میاں مہر الدین صاحب قادیان

(۹) عبدالرحمن صاحب ولد عبدالسلام صاحب قادیان

(۱۰) جلال الدین صاحب ولد محمد الدین صاحب بنگہ

دو امیدواروں نے بہت اچھے نمبر لئے تھے۔ مگر چونکہ وہ ڈاڑھی نہ رکھتے تھے۔ اس لئے انکو کارکن مقرر نہیں کیا گیا۔

خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے کو سکھ مجسٹریٹ بٹالہ نے

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان لکھنے پر زیر دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۳ انتہائی سزا دی

بٹالہ ۱۲ر جنوری۔ جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے نو مسلم سابق سردار مہر سنگھ کے خلاف جو سکھ لٹریچر کی بناء پر اسلام کی صداقت پر بہت سی کتب تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں۔ اور جن پر پولیس کی طرف سے ایک تبلیغی ٹریکٹ " بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین و دھرم " کی بناء پر زیر دفعہ ۱۸ (ایکٹ ہنگامی ۳۲ء) مقدمہ چلایا گیا تھا۔ آج سکھ مجسٹریٹ علاقہ بھائی جسونت سنگھ نے فیصلہ سنا دیا۔ اور مذکورہ بالا دفعہ کے ماتحت قید کی انتہائی سزا یعنی چھ ماہ قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ جس کی عدم ادائیگی کی صورت میں ڈیڑھ ماہ مزید قید سخت کا حکم دیا۔

شہادت صفائی کے بعد جو آج ہی تین بجے کے قریب ختم ہوئی تھی۔ جناب ماسٹر صاحب نے درخواست کی کہ بحث کے لئے ایک دن کا التوا کیا جائے۔ تاکہ باہر سے کوئی وکیل بلایا جا سکے۔ مگر اسے نامنظور کر دیا گیا۔ اور بحث کے لئے صرف چند منٹ دیئے گئے۔ سزا کا حکم چار بجے کے قریب جبکہ عدالت کا وقت ختم ہو رہا تھا سنایا گیا۔ اور فیصلہ سنانے سے قبل عدالت نے سوائے جناب ماسٹر صاحب موصوف کے باقی لوگوں کو کمرۂ عدالت سے باہر چلے جانے کے لئے کہا۔ اور کمرہ بند کر لیا گیا۔

سزا کا حکم جناب ماسٹر صاحب موصوف نے نہائت بشاشت اور خوشی کے ساتھ سنا۔ اور جب ان کو ہتھکڑی پہنائی گئی تو انہوں نے اظہار مسرت کے لئے اسے چوما۔ سزا کا علم ہونے پر عدالت کے باہر کے مجمع نے اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب زندہ باد اور حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے نعرے بلند کئے۔ اور جب ماسٹر صاحب موصوف ہتھکڑی پہنے ہوئے باہر آئے۔ تو ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے۔ ماسٹر صاحب موصوف اس وقت بہت خوش و خرم تھے۔ تمام مجمع یہ نعرے لگاتا ہوا ان کے ہمراہ اس لاری تک گیا۔ جس پر سوار کر کے پولیس انہیں گورداسپور لے گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر صاحب نے جیل جاتے وقت نوجوانوں کو یہ پیغام دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے کی جس صداقت کا اظہار فرمایا ہے۔ اسے وہ دنیا کے سامنے پیش کرتے رہیں۔ مجھے اس صداقت کے اظہار پر جو سزا بھی دی جائے۔ اسے بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ سزا کا حکم سنانے کے معاً بعد فیصلہ کی نقل کیلئے ارجنٹ درخواست دی گئی۔ لیکن مجسٹریٹ نے کہا کہ عدالت کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے نقل نہ مل سکی۔ سنا گیا ہے کہ ۱۳ر جنوری کو کچہری میں تعطیل ہے۔ اس لئے آج اور کل جناب ماسٹر صاحب کی ضمانت کے متعلق کوئی کارروائی نہ ہو سکے گی۔ پرسوں نقل فیصلہ اور ضمانت کے لئے کوشش کی جائے گی۔

اس صداقت اور حقیقت کی اشاعت پر کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے اور اسلام کے شیدائی۔ جناب ماسٹر صاحب موصوف کو جو سزا دی گئی ہے اس پر ہم انہیں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ انکی اس قربانی کو قبول کرے۔ اور بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا جو حقیقی مذہب اسلام تھا اس کی صداقت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کیطرف اپنے آپکو منسوب کرنے والوں پر ظاہر کر دے۔

احباب وی پی ضرور وصول فرمالیں

جن اصحاب کی خدمت میں پیشگی قیمت کی وصولی کے لئے ۲/۱ ۸ کو وی پی بھیجے جا چکے ہیں۔ وہ ضرور وصول فرمالیں۔ کیونکہ اخراجات کے لئے اس وقت سخت دقت پیش آرہی ہے۔ وی پی واپس کر کے الفضل کو مزید نقصان نہ پہنچایا جائے۔ مینیجر

نہایت ضروری اعلان

بیان کیا گیا ہے۔ کہ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی طرف سے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی واپسی کے وقت کچھ اشتہارات گاڑی وغیرہ میں تقسیم کئے گئے۔ چونکہ وہ اشتہارات قادیان میں تقسیم نہیں ہوئے اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ فوراً جملہ اشتہارات [illegible] بھجوا دیں۔ ... کوئی دوست یہ خیال نہ کرے کہ ... خاکسار ابوالعطاء جالندھری سیکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الفطر کی تقریب

برطانوی اخبار ,,ساؤتھ ویسٹرن سٹار،، نے ۱۰- دسمبر ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں ,,رمضان کے خاتمہ پر ساؤتھ فیلڈز میں مسلمانوں کی تقریب،، کے عنوان کے ماتحت جو مضمون شائع کیا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

مسجد لنڈن ساؤتھ فیلڈز میں اتوار کو عید الفطر کی تقریب منائی گئی - اس موقعہ پر یہ الفاظ قریباً ہر شخص کی زبان پر تھے:-

,,السلام علیکم خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو،، ماہ رمضان جو روزوں کا اسلامی مہینہ ہے - اتوار کو ختم ہوا - اس مہینہ میں صبح سے لے کر شام تک مسلمان کوئی چیز نہیں کھاتے:-

عید الفطر کی اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے لنڈن کے تمام حصوں سے مسلمان اور دیگر دلچسپی رکھنے والے لوگ مسجد میں جمع ہوئے - اکثر خواتین جن میں بہت سی انگریز تھیں - خوبصورت ساڑھیاں جو ایک مشرقی لباس ہے پہنے ہوئے تھیں - ایک نوجوان نو مسلمہ خاتون پردہ میں تھی - جس نے سیاہ رنگ کا برقعہ اوڑھا ہوا تھا - بہت سے مرد ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھے - مسجد میں داخل ہونے سے قبل نمازیوں نے اپنے جوتے اتار لئے - مستورات نے اپنی قطاریں مردوں کے پیچھے آراستہ کیں - مسجد کی یہ تمام فضا اپنے اندر ایک دوستانہ اور بے تکلفانہ انداز لئے ہوئے تھی - جس میں تصنع یا بناوٹ کو کوئی دخل نہ تھا - مولانا عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد سبز پگڑی پہنے داخل ہوئے اور خاموشی کے ساتھ مجمع کے سامنے اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے - اس کے بعد آپ نے نماز پڑھائی - نماز کے دوران میں نمازی کبھی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے کبھی گھٹنوں کے بل جھکتے - پھر سیدھے کھڑے ہوتے - سجدہ کرتے - اور بیٹھ جاتے تھے - یہ تمام حرکات مختلف ملکوں میں کامل انکساری - اور اطاعت کی علامتیں سمجھی جاتی ہیں:-

نماز کے بعد مولانا درد صاحب نے انگریزی میں خطبہ پڑھا - عربی زبان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا - کہ یہ زبان اس قدر مشکل نہیں - جتنی بعض لوگ سمجھتے ہیں - یہ بہت وسیع زبان ہے - مثال کے طور پر عربی میں لفظ ,,عید،، کے بہت سے مطالب ہیں - اس سے وہ دن مراد ہے - جو روزوں کے مہینہ کے خاتمہ کو ظاہر کرتا ہے - اس دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیس دن خدا تعالےٰ سے مکالمہ مخاطبہ پانے کے بعد اس کے دین یعنی قرآن کریم کی دنیا میں اشاعت شروع کی تھی ,,عید،، کے معنے خوشی - رنج اور فکر کے بھی ہیں - خوشی اور رنج دو متضاد چیزیں معلوم ہوتی ہیں لیکن انسان بھی تو ایک متناقض مخلوق ہے - بسا اوقات ہم بعض کام کرتے ہیں - اور یہ سمجھتے ہوئے کرتے ہیں - کہ وہ غلط ہیں - اور ہم کو وہ نہیں کرنے چاہئیں - لیکن ہمیں یہ علم نہیں ہوتا - کہ ہم کیوں کرتے ہیں - عید الفطر ایک بہت بڑی خوشی کی تقریب ہے - اور بہت بڑے رنج کی بھی - بسبب اس کے کہ یہ ایک بہت بڑی بے انصافی کی یاد کو تازہ کرتی ہے - علاوہ ازیں عید کے معنی فکر و تشویش کے بھی ہیں:-

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا - جن لوگوں نے ابھی تک مسلمان ہونے کا مصمم ارادہ نہیں کیا - انہیں آج اس بات کا فیصلہ کر لینا چاہیئے - اس معاملہ میں کوئی جبر نہیں - عامۃ الناس آپ کے متعلق کہیں گے:-

,,وہ دیکھو ایک وہمی انسان جا رہا ہے،، لیکن جو کچھ یہ لوگ تمہارے متعلق کہیں گے سمجھیں گے - اس کی حقیقت ہی کیا ہے زیادہ سے زیادہ وہ یہ کر سکتے ہیں - کہ آپ کو مار ڈالیں - لیکن میرے خیال میں آج انگلستان میں ایسا نہیں ہو سکتا - وہ وقت آئے گا - جبکہ بہت سے انگریز گھرانے مسلمان ہوں گے - لیکن وہ وقت اسلام میں شامل ہونے کا نہیں - اسے قبول کرنے کا وقت اب ہے:-

نماز کے بعد مہمان اور نمازی میلروس ہاؤس میں جو اس تقریب کے موقعہ پر پھولوں کے محرابوں سے نہایت آراستہ و پیراستہ کیا گیا تھا - چلے گئے - مرد اور عورتوں نے الگ الگ کمروں میں کھانا کھایا:-

ان بہت سے دلچسپ مہمانوں میں ایک انگریز مسلم - ان کی بیوی - اور والدہ بھی تھیں - مؤخر الذکر خاتون صداقت کی تلاش میں تمام مذاہب کا مطالعہ کر رہی ہیں - علاوہ ازیں ایک ہندوستانی کی انگریز بیوی تھیں - جو اپنے بازوؤں پر درجنوں سونے کی منقش چوڑیاں پہنتی ہیں - اور ان میں سے بعض اس قدر تنگ ہیں - کہ بازوؤں سے اتر نہیں سکتیں:-

دو اور کاروباری لڑکیاں تھیں - جو صرف شوقِ معلومات سے وہاں آئی تھیں - اور وہ اس لئے وہاں ٹھہری رہیں - کہ نماز کی پُر متین - اور سنجیدہ کیفیت - اور لوگوں کا اخلاص ان کے لئے باعث کشش تھا:-

حاضرین میں سے مرزا ناصر احمد صاحب - جو جماعت احمدیہ کے موجودہ امام کے بیٹے ہیں - اور ان کے بھتیجے مرزا مظفر احمد صاحب بھی تھے - یہ دونوں بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پوتے ہیں - ڈاکٹر عطاء اللہ آئی - ایم ایس - اور مس سلیمہ بنکس بھی جو قادیان جو ہندوستان میں جماعت احمدیہ کا مرکز ہے - ہو آئی ہیں - موجود تھیں:-

لنچ کے بعد دعا ہوئی - اور کچھ عرصہ گفتگو جاری رہی:-

چندہ تحریک جدید سال چہارم میں مخلصین کی تیسرے سال سے زیادہ قربانی

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم - اور اس کی توفیق سے جن مخلصین نے چندہ تحریک جدید سال چہارم میں تیسرے سال سے بھی اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کئے ہیں - شکریہ کے ساتھ ان کی ذیل میں ایک فہرست شائع کی جا رہی ہے - تاکہ جہاں تک ممکن ہو - دوسرے احباب بھی نمایاں اضافوں کے ساتھ اپنے وعدے پیش کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں - یاد رہے وعدوں کے پیش کرنے کا وقت بہت کم ہے - اس لئے جماعتوں اور افراد کو فوری توجہ کر کے وعدے حضور کے پیش کرنے چاہئیں:-

سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ قادیان ۷۰۰ - تیسرے سال سے ۵۰ روپے اضافہ

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب قادیان ۲۱۰ - " " " ۱۰ "

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب قادیان ۲۰۰ - " " " دوگنا "

ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب پنشنر قادیان ۱۸۰ - " " " ۱۰ "

استانی محمودہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۷۰ - تیسرے سال سے دوگنے سے بھی ۱۰ اضافہ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر پٹنہ کالج ۱۳۰ - تیسرے سال سے ۳۰ - اضافہ

طالبات دینیات کلاس درجہ اولیٰ - قادیان ۱۳۲ - کی رقم سال چہارم کے لئے

طالبات دینیات کلاس درجہ ثانیہ قادیان ۳۵ - کا وعدہ سال چہارم کے لئے پیش کیا -

طالبات جماعت دہم نصرت گرلز سکول قادیان نے ۱۴ روپیہ کی رقم نقد پیش کی -

سید عبد الحی صاحب - منصوری ۷۵ - تیسرے سال سے ڈیوڑھی رقم -

ڈاکٹر چودھری نذیر احمد خان صاحب گگو منٹگمری ۵۷ - پہلے سال سے قریباً دوگنا اضافہ

چودھری محمد شریف صاحب بی اے - نیروبی افریقہ ۵۰ شلنگ تیسرے سال سے ۲۵ شلنگ اضافہ

سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندر آباد - ۱۰۰۰ - تیسرے سال کے سوایا وعدہ - اور رقم

سیرالیون (مشرقی افریقہ) میں تبلیغِ احمدیت

گولڈکوسٹ سے سیرالیون کو

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ علاوہ گولڈکوسٹ کے مغربی افریقہ کے مختلف حصوں میں تبلیغی مرکز کھولے جائیں۔ سو اس فرمان کی بجا آوری میں ۱۰ر اکتوبر کے جہاز میں خاکسار فری ٹاؤن دارالخلافہ سیرالیون میں پہونچا۔ پیشتر اس کے کہ سیرالیون کے متعلق کچھ عرض کروں۔ دارالتبلیغ گولڈکوسٹ کے متعلق بعض امور کا بیان کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

جماعت کی ہمدردی کی ایک مثال

جماعت احمدیہ گولڈکوسٹ کو جب میرے سفر کا علم ہوا۔ تو انہوں نے بغیر کسی قسم کی اپیل کے پرائیویٹ طور پر مبلغ ۲۰ پاونڈ جو ۲۶۵ روپے کے برابر بنتے ہیں جمع کرکے اس سفر کے اخراجات کے لئے مجھے دیئے۔ میں تمام احمدی احباب کی خدمت میں التجا کرتا ہوں۔ کہ گولڈکوسٹ کے تمام احمدیوں کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان میں سے ہر ایک سے راضی ہوجائے۔ اور بہت جلد سارے ملک میں احمدیت پھیل جائے۔ اور یہ ملک سارے افریقہ میں احمدیت کے پھیلانے کے لئے مرکز کا کام دے۔ آمین ثم آمین

جماعت گولڈکوسٹ و اشانٹی کا سالانہ جلسہ

میری غیر حاضری میں جماعت گولڈکوسٹ کے قائمقام امیر اور مبلغ انچارج برادرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مولوی فاضل ہیں۔ روانگی سے قبل جماعت گولڈکوسٹ و اشانٹی کا سالانہ جلسہ کرلیا گیا تھا۔ تاکہ ایگزیکٹو کمیٹی کا سالانہ انتخاب میرے سامنے ہوجائے۔ اور کالونی اور اشانٹی کی جماعتوں کو متحد کرکے دونوں کے لئے ایک ہی کمیٹی بنائی جائے۔ خلافت کے متعلق مفصل تقاریر ہوئیں۔ اور موجودہ فتنہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خلافت کی اہمیت پورے طور پر واضح کی گئی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ خاکسار کے لئے اور برادرم مبشر صاحب اور جملہ ممبران ایگزیکٹو کمیٹی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کی ہر آن راہنمائی فرمائے۔ اور اپنے فرائض کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق دے ؛

تجارت سے تبلیغی اخراجات کا حصول

مولانا مبشر صاحب کلیۃً میری ذمہ داری پر میرے ہمراہ آئے تھے۔ اور بوقت روانگی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں تجارت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ دارالتبلیغ کے اخراجات ایک حد تک تجارت کے ذریعہ پیدا کئے جائیں۔ خاکسار نے پہلے سے بعض فرموں سے بعض اشیاء کی ایجنسیاں حاصل کی ہوئی تھیں۔ برادرم مبشر صاحب نے بھی مختلف قسم کے سامان کی خرید و فروخت کا مکمل انتظام کرلیا۔ لیکن گولڈکوسٹ پہونچ کر یہ زیادہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ اکٹھا کاروبار کیا جائے چنانچہ یہ سمجھوتہ ہوا کہ نصف منافع مولوی صاحب کا ہو۔ اور نصف میری معرفت تبلیغ احمدیت پر خرچ کیا جائے۔ چنانچہ اس معاہدہ کے ماتحت اس وقت تک کام ہو رہا ہے دو ملازمین اس واسطے رکھے ہوئے ہیں کہ وہ کام میں امداد دیں۔ اگرچہ تاحال کاروبار نے مستقل حیثیت اختیار نہیں کی۔ تاہم جولائی ۳۷ء میں مولانا مبشر صاحب نے فیصلہ کرلیا کہ اگست سے وہ اپنا الاؤنس مبلغ پانچ پاؤنڈ ماہوار جو لوکل جماعت کی طرف سے انہیں دیا جاتا ہے بند کردیں گے۔ اور آئندہ انشاء اللہ العزیز کوئی رقم لوکل جماعت سے نہ لیں گے۔ بلکہ اپنے جملہ اخراجات کاروبار کے منافع سے پورا کریں گے۔ یہ ان کے غیر معمولی اخلاص کا ثبوت ہے۔ میں نے ان کی پیشکش قبول کرتے ہوئے یہ تجویز کی۔ کہ علاوہ نصف منافع کے جس کا اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ وہ تین پاؤنڈ ماہوار بطور الاؤنس مشترکہ تجارت کی آمد سے قبول فرمائیں۔ چنانچہ اگست سے اس پر عمل ہو رہا ہے۔

میں نے اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں قریباً چالیس پاونڈ بطور منافع وصول کئے۔ جن میں سے ۹ پاونڈ تحریک جدید کے لئے بھیجے گئے۔ اور اکتیس پاونڈ سیرالیون میں تبلیغی اخراجات کے لئے لایا۔ اگر میرے پاس یہ روپیہ نہ ہوتا۔ تو میرے لئے سیرالیون میں داخل ہونا ناممکن تھا۔ کیونکہ جہاز سے اترنے سے پہلے گورنمنٹ ۶۰ پاونڈ بطور ضمانت وصول کرتی ہے

سیرالیون کے اخبارات اہلِ حمدیت کا ذکر

سیرالیون میں آئے ہوئے مجھے دو ہفتے ہوگئے ہیں۔ اس دوران میں ایک نوٹ اور چار مضامین لوکل اخبارات میں شائع کرچکا ہوں۔ اکثر مسلمان لیڈروں سے ملاقات بھی کی ہے۔ اس ملک کے تمام مسلمان ٹوٹی پھوٹی انگریزی جانتے ہیں۔ لیکن ایک کافی حصہ اعلےٰ تعلیم یافتہ ہے۔ اکثر لوگ عربی میں مختصر گفتگو کرسکتے ہیں۔ انہیں شوق ہے کہ سیرالیون میں مسلمانوں کے لئے عربی اور انگریزی کی اعلےٰ تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ اکثر لیڈروں نے بڑی لجاجت سے درخواست کی۔ کہ میں تعلیم کے کام کو اپنے ہاتھ میں لوں۔ مگر ساتھ یہ شرط لگائی۔ کہ احمدیت کا نام تک نہ لیا جائے۔ میں نے اس شرط کو ماننے سے انکار کردیا ؛

احباب اس ملک میں احمدیت کے جلد پھیلنے کے لئے دعائیں فرمائیں اور اس لئے بھی کہ اللہ تعالےٰ ہر آن میری راہنمائی فرمائے۔ اور مخالفین کو ہدایت دے۔

خاکسار نذیر احمد مبلغ اسلام سیرالیون

مقامِ محمود

انجمن انصارِ خلافت قادیان کا تازہ ٹریکٹ نمبر ۲ "مقامِ محمود" ایام جلسہ سالانہ میں شائع ہوچکا ہے۔ احباب ایک کارڈ لکھ کر یہ ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے مفت طلب فرماسکتے ہیں ؛

خاکسار سکرٹری انجمن انصارِ خلافت قادیان

قابلِ توجہ سکرٹریان تعلیم و تربیت

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سکرٹریان تعلیم و تربیت کا جلسہ کیا گیا تھا۔ جس میں علاوہ دوسری کارروائی کے رپورٹ فارم اور لائحہ عمل بھی تقسیم کئے گئے تھے۔ مگر بعض جماعتوں کے سکرٹریان جلسہ میں شریک نہ ہوسکے تھے۔ اس وجہ سے وہ رپورٹ فارم اور لائحہ عمل بھی واپسی پر ساتھ نہ لے جاسکے۔ مہربانی فرماکر وہ حسب ضرورت رپورٹ فارم اور لائحہ عمل منگوالیں۔ اور تمام سکرٹریان شروع سال ہی سے نہایت مستعدی اور محنت سے کام کریں ؛

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

کشمیر کی خالص غیر ریاستی وزارت عالیہ

کشمیر کے ایک مشہور سیاسی شاعر نے ۱۹۱۳ء میں یعنی آج سے ٹیس سال پیشتر وزرائے ریاست میں ملکیوں کی افسوسناک کمی بلکہ ان کے عدم وجود کے متعلق چند اشعار لکھے تھے ان میں سے تین شعر ہم ذیل میں درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ؎

سرکار میں نہیں ہے اپنا کوئی مصاحب
دربار میں نہیں ہے قائم مقام اپنا
رو رُسے وہ ٹوال رکھے ہیں غیر ملکیوں نے
اپنے ہی دیس میں ہے مشکل قیام اپنا
ان کی حکومتیں ہیں۔ اپنی اطاعتیں ہیں
دربار خاص ان کا دربار عام اپنا

۱۹۳۷ء تک اعلےٰ عہدہ داران ریاست بالخصوص وزرائے ریاست میں ریاستیوں کا حال ان اشعار کے مطابق رہا۔ اور جب کبھی کسی نے صدائے احتجاج بلند کی یہی جواب ملتا رہا۔ کہ ابھی ریاستی اپنے ذمہ دار عہدوں بالخصوص منسٹری کے اہم فرائض ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ مہاراجہ پرتاب سنگھ کی وفات کے بعد جب موجودہ نئے روشن خیال مہاراجہ بہادر کی حکومت کا دور آیا۔ تو لوگوں نے جو توقعات ان کی ذات سے وابستہ کر رکھی تھیں وہ رفتہ رفتہ دلوں سے زبانوں پر اور قلم سے کاغذوں پر آنے لگیں مہاراجہ بہادر کو اپنے ملک اور اپنی عزیز رعایا کی فلاح اور ترقی کا جو خیال ہے۔ اس کا اظہار وہ کئی مرتبہ فرما چکے ہیں۔ اور یہ اس خیال کا نتیجہ تھا۔ کہ آج سے چار سال پیشتر کالون منسٹری کو مجبوراً ایک ریاستی وزیر کے تقرر کی ضرورت محسوس ہوئی اور آخر ٹھاکر کرتار سنگھ اس جلیل القدر عہدہ کے اہل قرار دئے گئے۔ پہلے ان کو ریونیو منسٹری کا چارج ملا۔ جو پرائم منسٹری کے بعد درحقیقت سب سے بڑا عہدہ ہے کچھ عرصہ کے بعد ان کو یہاں سے تبدیل کر کے فنانس منسٹر بنایا گیا۔ لیکن اس پر بھی وہ اکثر غیر ملکیوں کے دلوں میں کھٹکتے رہے۔ اور وہ یہی سوچتے رہے۔ کہ یہ کانٹا جو کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا ہو۔ آخر آئینگر منسٹری نے یہ کانٹا بھی نکال دیا۔ اور اب وزارت عالیہ میں جس قدر وزراء ہیں۔ ان میں قسم کھانے کو بھی کسی ریاستی وزیر کا نام نظر نہیں آتا۔

ریاست کے دیوان خاندان کو چھوڑ کر جب سے ریاست جموں وکشمیر قائم ہوئی ہے۔ اور جس کو نوے سال سے زیادہ مدت گزر چکی ہے۔ ٹھاکر کرتار سنگھ سب سے پہلے ریاستی وزیر تھے اور وہ بھی شاید اس لئے کہ راجپوت تھے۔ اور شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کو قبل از وقت ہی ریٹائرڈ کر دیا گیا ہے۔ اور ریاستیوں کے لئے جو تھوڑا بہت سہارا تھا اور جہاں وہ آزادی کے ساتھ اپنا درد دل بیان کر سکتے تھے۔ یار لوگوں نے وہ بھی چھین لیا۔

ایک مرتبہ صوبہ جموں اور صوبہ کشمیر کی اغوا شدہ عورتوں کی کثرت اور بردہ فروشی کی اس شرمناک شدت پر ہمدردانہ گفتگو ہو رہی تھی۔ اسی گفتگو میں یہ ذکر بھی آگیا۔ کہ جب تک ملک کی اعلےٰ قانون ساز جماعت میں ریاستیوں کی کثرت نہ ہوگی۔ اور جب تک وزرائے ریاست میں ریاستی وزراء کا عنصر غالب نہ ہوگا۔ یہ بدعت اور مصیبت ان دونوں صوبوں سے کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ اور ہم برسوں کے تجربہ کے بعد دیکھ رہے ہیں۔ کہ جو کچھ کہا گیا تھا۔ وہ سو فی صدی صحیح ثابت ہو رہا ہے۔

مسلم کشمیری کانفرنس۔ کشمیر ایسوسی ایشن اور بعض دوسری جماعتوں نے بارہا ریاست کے ارباب حل وعقد سے یہ عرض کیا ہے۔ کہ اگر ساٹھ ستر سال کے عرصہ میں جب سے ریاستی وزرا ریاست میں آنے لگے ہیں۔ ریاست میں کوئی قابل ذمہ دار پیدا نہیں ہو سکا تو یہ کس کا قصور ہے۔ کیوں جگہ جگہ مدرسے نہ کھولے گئے۔ اور کیوں اعلےٰ تعلیم دلا کر ریاستیوں کو اس قابل نہ کیا جا سکا۔ اور پھر یہ کہ اگر ریاست میں کوئی شخص منسٹری کے قابل نہ تھا۔ تو پنجاب سے کیوں نہ ایسے اشخاص کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جہاں کشمیری مسلمان اور کشمیری پنڈت قابل سے قابل مل سکتے ہیں۔ اور جن کو مدراس بمبئی اور یو پی اور راجپوتانہ کے لوگوں کی نسبت اہل ریاست سے یقیناً زیادہ ہمدردی ہو سکتی ہے۔

دیوان بہادر سوامی رام گوپال آئینگر جو ریاست کے پرائم منسٹر ہیں۔ بڑے قابل اعلیٰ قانون دان ہیں منتظم اور مدبر بھی ہیں لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ جموں و کشمیر سے سوائے پرائم منسٹر ہونے کے ان کو اور کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہاں تک کہ نہ وہ اردو جانتے ہیں۔ نہ کشمیری نہ ڈوگری زبان سمجھتے ہیں۔ ؎

میں درد دل سناتو دوں دل کھول کے مگر
ناآشنا زباں سے مری۔ آشناں میرا!

جب تک کوئی مترجم درمیان نہ ہو وہ کسی کی داد فریاد سن ہی نہیں سکتے ریاستیوں کی تمنا تھی۔ کہ نہ صرف معمولی وزراء ہی وزارت عالیہ میں ریاستی ہوا کریں خصوصاً اس زمانہ میں جب کہ ریاست میں یقیناً قابل سے قابل سیاست دان اور ملکی حالات سے واقف لوگ مل سکتے ہیں۔ بلکہ ان کی یہ دیرینہ آرزو ہے۔ کہ ریاست کا پرائم منسٹر بھی جو ریاست کی دفتری زبان اور ریاست کے رسم و رواج سے صرف واقف ہی نہ ہو بلکہ ریاستیوں کی ترقی کا خواہش مند ہو ریاست کے قابل لوگوں میں سے منتخب ہوا کرے۔ لیکن موجودہ منسٹری نے جو کچھ برا بھلا ان کے پاس تھا۔ اس سے بھی ان کو جواب دیدیا۔ ؎

مانگا کریں گے ہم بھی دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

ہم دیوان بہادر سے ادب گزارش کے ساتھ یہ عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ وزارت عالیہ کی حدود میں داخل ہونے کے لئے ریاستی لوگوں کو اچھوت کا جو درجہ دیا گیا ہے۔ ریاست کی ۳۶ لاکھ رعایا اس کو بہت بری طرح محسوس کر رہی ہے۔ اور اس ذہانت طباعی قابلیت اور ذکاوت کی علانیہ توہین سمجھ رہی ہے۔ جو قدرت نے اکثر اقوام اور اکثر ممالک سے بہت زیادہ اہل کشمیر کو عطا کر رکھی ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ دیوان بہادر آئینگر سوامی ریاست کے وزراء میں ریاستی عنصر کو اکثریت کے ساتھ جگہ دیں گے۔ اور اس میں اس آبادی کے تناسب کا خاص لحاظ رکھیں گے۔ جو کشمیر میں ۹۷ فی صدی اور ساری ریاست میں ۸۵ فی صدی ہے۔ اور جس کو اپنی اکثریت کے لحاظ سے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ریاستی وزراء میں کم سے کم نصف سے زیادہ حصہ لے۔ لیکن جو اس وقت وزارتِ عالیہ میں اس لحاظ سے کہ وہاں کوئی ریاستی وزیر ہے ہی نہیں سو فی صدی محروم رہے ہے ؎

یا پرسش بیداد ہوا سے داد رخشم
یا کہدے کہ انصاف یہاں ہو نہیں سکتا

راز سپہر وردی کاشمیری)

مصلح موعود کی پیشگوئی اور غیر مبائعین

اخبار "پیغام صلح" نے ۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان "مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق - جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے نقطۂ نظر سے شائع کیا۔ اور ساتھ ہی لکھا۔ کہ چونکہ قادیانی علماء باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے پیش کرنے کے حق کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ "اس واسطے میں جناب میاں صاحب کی اپنی تشریح مصلح موعود کے بارہ میں قادیانی علماء کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اور امید رکھوں گا۔ کہ مجھے اس تشریح کا جواب ملے گا"۔

مگر ناظرین کو ابھی اندازہ ہو جائے گا کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے منکر ہیں۔ یا اہل پیغام ان تحریرات سے روگردانی کر رہے ہیں۔

پیغام کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی کتاب "صادقوں کی روشنی کو کون روک سکتا ہے" کے صفحہ ۴۸ تا ۵۱ پر مصلح موعود کی پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی آئندہ نسل میں سے کسی لڑکے کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔ اس لئے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

کتاب مذکور کے صفحہ ۴۸ تا ۵۱ پر سے جو عبارت پیغام کے نامہ نگار نے نقل کی ہے۔ وہ بے شک درست ہے۔ لیکن وہ جس مقصد کے ثابت کرنے کے لئے نقل کی گئی۔ اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اس میں "مصلح موعود کی پیشگوئی پر بحث" تو کجا "مصلح موعود" کے الفاظ تک نہیں۔

کتاب مذکور کے ان صفحات میں دراصل ایک اور پیشگوئی کی نسبت ذکر کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے ایک پانچویں لڑکے کی خبر دی تھی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا:-

"چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔ انا نبشرک بغلام نافلۃ لک ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو۔ کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں۔ یا یہ بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو"۔

(اخبار الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کتاب میں اس پانچویں لڑکے کی پیشگوئی کے متعلق (نہ کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں) تحریر فرمایا کہ مخالف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپ کے ہاں پانچواں لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ ان کا یہ اعتراض غلط ہے۔ کیونکہ اول تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی اس کو اپنے پوتے پر لگایا ہے۔ اور نافلۃ قرآن مجید میں پوتے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ پس جب وہ پوتے کی صورت میں پیشگوئی پوری ہو سکتی ہے تو اعتراض کیسا؟

دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام جو الحکم ۳۰ جون ۱۸۹۹ء میں "کفیٰ ھٰذا" کے الفاظ میں چھپ چکا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہ ہوگی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے قرآن و حدیث وغیرہ کی رو سے بحث کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ "پوتا بھی بیٹے کے قائم مقام ہوتا ہے پس اس کے بعد لازم ہے کہ ہر ایک الہام جو آئندہ بیٹے کی نسبت ہو وہ آئندہ نسل کیلئے ہو"۔ (صادقوں کی روشنی صفحہ ۴۸)

اس بحث کو پیغام کے نامہ نگار نے نقل کرتے ہوئے اس سے "مصلح موعود کی پیشگوئی پر بحث" قرار دیدیا۔ حالانکہ وہ "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے متعلق نہیں۔ بلکہ ایک اور لڑکے کی پیشگوئی کا ذکر ہے جس کی پیشگوئی قریب ۱۹۰۶ء کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی۔

غرض پیغام نے اس طرح مغالطہ دینا چاہا کہ دیکھو میاں صاحب بھی تو مانتے ہیں کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق آئندہ نسل سے ہونا لازمی ہے۔ اس لئے آپ اس پیشگوئی کے مصداق ہرگز نہیں ہیں مگر کیا ایڈیٹر پیغام اور اس کا نامہ نگار اپنے اس دعوے کو ثابت کر کے دکھائے گا؟ یعنی کتاب مذکور کے مذکورہ صفحات میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق بحث یا کم از کم مصلح موعود کے الفاظ ہی دکھا دیں۔

اب میں اس پیشگوئی کے متعلق مختصراً کچھ عرض کر دینا چاہتا ہوں:-

مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں شائع فرمائی۔ جس کی شرائط میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

الف:- "ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا (یعنی مصلح موعود جس کی صفات ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بیان ہوئی ہیں) بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا"۔

(اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

ب:- "اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے"۔

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

ج:- "دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا کے وعدے کے موافق اپنی میعاد (نو برس) کے اندر ضرور پیدا ہوگا"۔

(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۷)

د:- "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے"۔ (سبز اشتہار حاشیہ)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ مصلح موعود کی پیدائش کا نو برس کی میعاد کے اندر ہونا بموجب وعدہ الٰہی ہے۔

(۲) اس کا نام محمود۔ بشیر ثانی اور فضل بھی ہے (۳) ایک نام اس کا فضل عمر بھی ہے۔ (۴) لیکھرام پشاوری وغیرہ کے مقابل پر جو اشتہارات مصلح موعود کی پیشگوئی پر اعتراضوں کے جواب میں تحریر فرمائے۔ ان میں اور بعض دیگر تصنیفات میں اس بات کو روشن کر دیا ہے۔ کہ وہ لڑکا میری ہی ذریت سے پیدا ہوگا۔ (۵) وہ لڑکا اگرچہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء تک پیدا نہ ہوا تھا۔ لیکن ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے لیکر ۹ برس کے اندر اندر ضرور پیدا ہو جانا تھا۔ اس کے بعد اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریر فرمودہ تعیین ملاحظہ ہو۔

حضور اوپر درج کردہ حوالہ ج کو نقل کر کے فرماتے ہیں:-

"یہ ہے عبارت سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام "محمود" ہے۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے"۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

اے اہل پیغام! غور کرو۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر تعیین اور تصریح ہو سکتی ہے؟ کیا "مصلح موعود" اس نو برس کی مقررہ مدت کے اندر نہیں پیدا ہوا؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی اس بات کی توضیح نہیں فرما دی؟ کہ سبز اشتہار صفحہ ۷ کی پیشگوئی کے مطابق محمود پیدا ہو گیا ہے۔ پھر کیا خدا نے اس محمود کو خلافت ثانیہ کے منصب پر کھڑا کر کے "فضل عمر" کے الفاظ میں فرمودہ پیشگوئی کو پورا کر کے نہیں دکھایا۔ کہ اس پیشگوئی کا مصداق یہی وجود باجود ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔

غور کرو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آئندہ نسل میں سے ہی اس پیشگوئی کے مطابق کوئی شخص مصلح موعود ہو تو وہ فضل عثمان یا فضل علی تو کہلا سکتا ہے مگر فضل عمر کے الفاظ میں جو پیشگوئی ہے اس کا وہ کس طور سے حامل ہو سکے گا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان روشن اور واضح تصریحات کے بعد اگرچہ کسی اور تصریح کی ضرورت نہیں رہتی اور نہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰ کی عبارت کے بعد کسی آئندہ زمانہ میں "مصلح موعود" ہونے کا خیال دل میں آ سکتا ہے۔ تاہم اتمام حجت کی خاطر اور یہ معلوم کرنے کیلئے

کہ کون حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تحریرات کے پیش ہونے کے باوجود ان سے روگردانی کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی "پسر موعود" یعنی "مصلح موعود" کی نسبت تصریح کا بھی ذکر کر دینا ضروری ہے۔

اور وہ یہ ہے۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب "مصنف قاعدہ یسرنا القرآن" نے ایکدن عرض کیا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے۔ کہ "پسر موعود" میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ ہم میاں صاحب کیساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔

پھر جب پیر صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ الاول رضی اللہ عنہ سے آپکے ان فرمودہ الفاظ پر دستخط کر دینے کی درخواست کی۔ تو لکھا۔ کہ

یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمدؐ سے کہے ہیں

نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء"

لیکن پیر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ۔

"ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا جب مخالفت ہو۔ اس وقت شائع کرنا"

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر جب اختلاف پیدا ہوا۔ تو حضرت پیر صاحب نے اس ارشاد کے مطابق مئی ۱۹۱۴ء کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں اس سارے واقعہ کو درج کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی اس تحریر کا عکس بھی شائع کیا۔ تاکہ اہل پیغام کے سنجیدہ اور سعید طبع لوگ اس سے رہبری حاصل کر کے راہ راست پر آسکیں۔

پیغام کے نامہ نگار نے ایک ہی دلیل اپنے دعوٰی پر پیش کی مگر وہ بھی سراسر غلط ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۱ر جنوری۔ آج لاہور ہائیکورٹ میں مسجد شہید گنج کے مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ رائے بہادر بدری داس نے سکھوں کی طرف سے اپنی بحث جاری رکھی۔ اس کے بعد مسٹر کونٹمین نے جوابی بحث کی اور کہا۔ کہ چونکہ مسجد ایک مقدس جگہ ہے اس لئے مخالفانہ قبضہ مسجد کی تقدیس کو کم نہیں کر سکتا۔ چونکہ ۱۹۳۵ء میں اس کو مسمار کیا گیا تھا۔ اس لئے بنائے دعویٰ اس وقت سے پیدا ہوتی ہے آج بحث ختم ہو گئی۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

ٹیونس ۱۱ر جنوری۔ ایک عرب کو ٹیونس سے نکال دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ایک ہزار مظاہرین ایک مقام پر جمع تھے کہ پولیس اور فوج نے ان پر گولی چلا دی۔ جس سے پانچ اشخاص مارے گئے۔ اور تین مجروح ہوئے

لاہور ۱۱ر جنوری۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں ۳ بجے سہ پہر تک سوالات اور ایوان کے قواعد پر بحث ہوتی رہی۔ آج تمام قواعد سوائے ایک کے لفظی ترمیموں کے ساتھ منظور ہو گئے۔ اس کے بعد لالہ دنی چند کی تحریک التواء پیش کی مقصد امرتسر کے ایک گاؤں میں پولیس کے مبینہ مظالم پر بحث کرنا تھا۔ بحث ہوئی۔ میر مقبول محمود پارلیمنٹری سکرٹری نے بیان کیا۔ کہ پولیس نے کوئی زیادتی نہیں کی۔ آخر میں رائے شماری ہوئی۔ اور تحریک ۳۱ اور ۷۹ آراء کے تناسب سے گر گئی۔

لاہور ۱۱ر جنوری۔ آج گورنر پنجاب نے اپنے خاص اختیارات سے کام لیتے ہوئے اسمبلی کی کارروائی میں مداخلت کی اور میر مقبول محمود پارلیمنٹری سکرٹری کے متعلق سوالات دریافت کرنے کی ممانعت کر دی۔ سوال یہ کیا گیا۔ کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ میر مقبول محمود ریاست پٹیالہ کے تنخواہ دار مشیر قانونی ہیں اور پنجاب گورنمنٹ کے بھی تنخواہ دار پارلیمنٹری سکرٹری ہیں۔ اور والیان ریاست کے ایوان کے بھی تنخواہ دار مشیر قانونی ہیں۔ کیا وہ بیک وقت ان تینوں اسامیوں پر گورنمنٹ کی منظوری سے فائز ہیں۔ اس سوال کا چوہدری شہاب الدین سپیکر نے اجازت دیدی تھی۔ لیکن گورنر نے اسے مسترد کر دیا۔ استفسارات پر سپیکر نے کہا۔ کہ اگر ہاؤس کا یہ خیال ہو کہ گورنر نے اختیارات کو درست استعمال نہیں کیا۔ تو میں گورنر کو اس امر کی اطلاع دیدوں گا۔

الہ آباد ۱۱ر جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی خالہ مسز راجپتی کول بھی آج ۷۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ متوفیہ اپنی ہمشیرہ (والدہ پنڈت جواہر لال نہرو) کی وفات کی خبر سن کر بے ہوش ہو گئیں۔ اور اسی حالت میں جان دیدی۔

کانپور ۱۱ر جنوری۔ مزدور سبھا کے زیر اہتمام مقامی کارخانوں کے مزدوروں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر کارخانوں کے مالکوں نے مزدوروں کی شرائط منظور نہ کیں۔ تو ۱۵ جنوری کے بعد عام ہڑتال کی تجویز پر غور کیا جائے۔

لاہور ۱۱ر جنوری۔ سردار احمد بخش خان ایم ایل اے (مزدوروں کے نمائندہ) ۱۰ر جنوری کے شام کو فوت ہو گئے

بمبئی ۱۱ر جنوری۔ آج بمبئی اسمبلی نے بھاری اکثریت سے ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا۔ کہ چونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں مجوزہ فیڈریشن ہندوستانیوں کی خواہش کے خلاف ہے اس لئے ناقابل قبول ہے لہٰذا حکومت سے التماس ہے کہ حکومت برطانیہ کو مطلع کر دے کہ اسے ہندوستان کے صوبوں میں نافذ نہ کیا جائے۔

برلن ۱۱ر جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک فرم کی طرف سے جرمن زبان میں لارڈ بالڈون اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کی تقریریں کتابی صورت میں شائع کی گئی تھیں۔ لیکن حکومت جرمنی نے اس کتاب کی اشاعت کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔ یہ تقریریں جمہوری طرز حکومت کی حمایت میں کی گئی تھیں۔

بیت المقدس ۱۱ر جنوری۔ جبرون کے نزدیک ایک برطانی ماہر علم الآثار قدیمہ مسٹر جے۔ ایل سٹار کے کو عربوں کے ایک گروہ نے ہلاک کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کار میں بیت المقدس کی طرف سفر کر رہا تھا۔ کہ عربوں کے ایک گروہ نے حملہ کر دیا۔ اور اسے گولی کا نشانہ بنا دیا اب پولیس کے دستے اس علاقہ کا معائنہ کرنے میں مصروف ہیں۔

امرتسر ۱۱ر جنوری۔ گذشتہ شب ایک مقام پر مسلم لیگ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احراریوں نے ہلڑ مچا دیا۔ اگر پولیس بروقت مداخلت نہ کرتی۔ تو بہت سے سر پھٹ جاتے۔

لنڈن ۱۱ر جنوری۔ اخبار "رینولڈز" کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر ہندوستان میں شاہی دربار کے انعقاد کے سلسلہ میں بادشاہ اور ملکہ کے دہلی جانے کا سوال معرض التواء میں ڈال دیا گیا۔ تو یہ کوئی قابل تعجب بات نہیں ہوگی۔ معلوم ہوا ہے۔ انڈیا آفس نے ہندوستان میں شاہی دربار کے انعقاد کی تجویز کی شدید مخالفت کی ہے۔ کیونکہ بعض غیر پسندیدہ واقعات کے پیش آنے کا امکان ہے۔

دہلی ۱۱ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ سر محمد یعقوب قائم مقام کامرس ممبر مرکزی اسمبلی سے مستعفی ہو رہے ہیں۔ انہیں شاید کونسل آف سٹیٹ کا ممبر نامزد کر دیا جائیگا

لاہور ۱۱ر جنوری۔ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں احرار کی سول نافرمانی کو ختم کرانے کے لئے ملک برکت علی ایم ایل اے نے مولوی مظہر علی سے جو ملاقات کی تھی اس کے دوران میں موخر الذکر نے کہا۔ میرا موجودہ اقدام مسجد شہید گنج کو حاصل کرنے کے لئے نہیں۔ میں مسجد کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتا۔ میرا مقصد یونینسٹ وزارت کو توڑنا ہے۔

لنڈن ۱۱ر جنوری۔ بعض حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر شادی لال پریوی کونسل کی رکنیت سے ریٹائر ہونیوالے ہیں کیونکہ ان کی صحت بہت خراب ہو گئی اور معلوم نہیں یہ خبر کہاں تک درست ہے۔ کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا ان کی جگہ مقرر کئے جائیں گے۔

کراچی ۱۱ر جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سکھر جیل میں زیر سماعت قیدیوں اور سزایاب قیدیوں میں فساد ہو گیا جس میں

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی